قال اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ان اللہ مع الصابرین

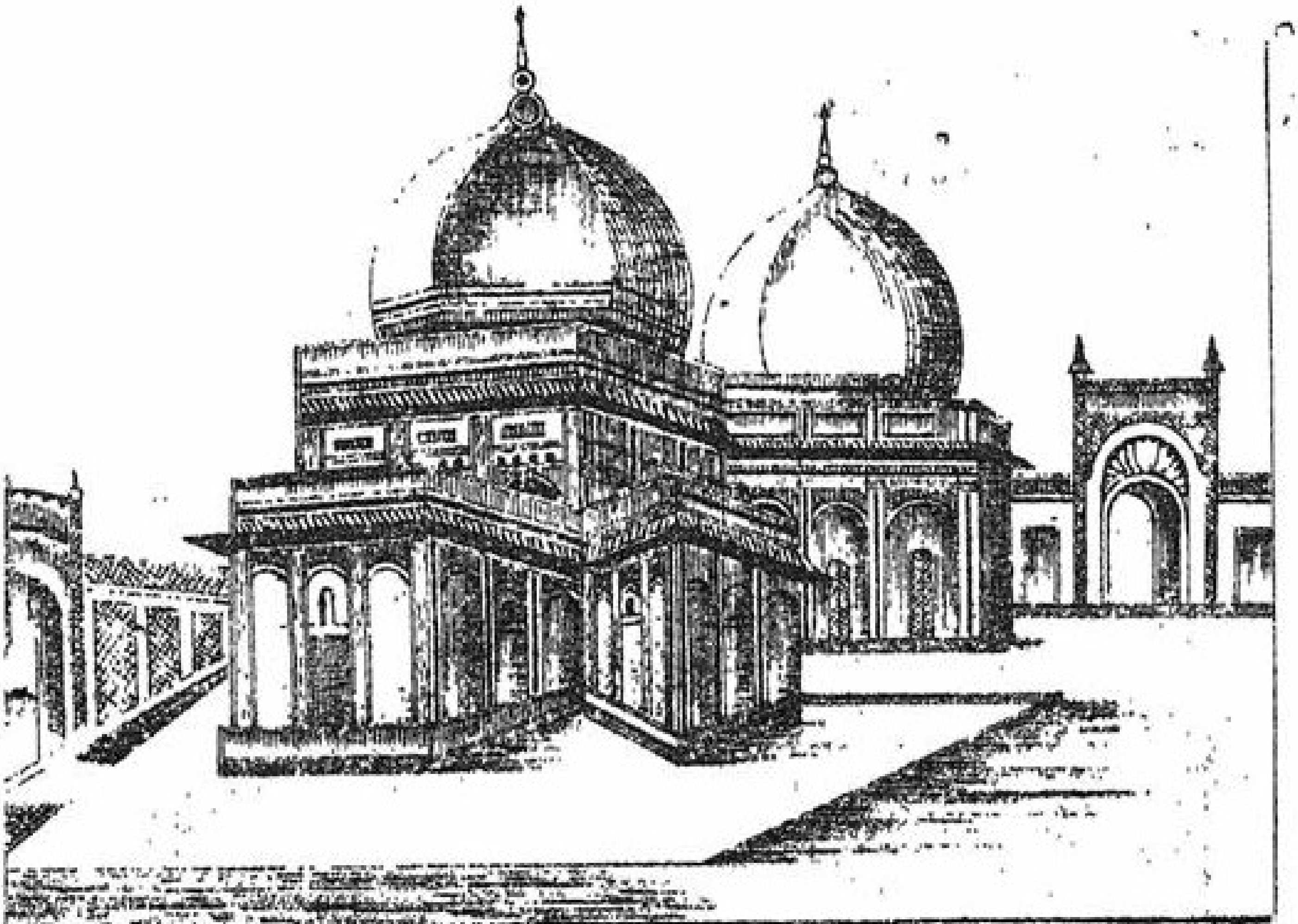
درین زمان سعادت توامان و اوان تنشق عنوان نسخہ چمن
بے خزان عبرت گلستان جنان تجلی افزای باطنی و ظاہری المسمیٰ

ریاض صابری

سنہ ۱۳۱۱

باہتمام خاکسار شعرا خر شد عین فقرا محمد شاہ چشتی صابری قدوسی
قلندری معروف سید فقیر محمد رضا حسینی در مطبع گلزار حسنی طبع گردید

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من احب شیئاً اکثر ذکرہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل محمد جاورہی

وظیفہ ہے میرا ہر آن اللہ
رہے قایم میرا ایمان اللہ

ہین تیری شان کے قربان اللہ
میرا تو کچھ ہو کردرمان اللہ

ملک ہو ہمین نہ جن ہو نہین غلمان
ہین ما و طین کا ہون انسان اللہ

گنہ چھوڑے سوے نیکی ہو راجع
یہ قلب ہو کسی عنوان اللہ

مرض کو میرے صحت سے بدل دے
پئے الحمد و الرحمن اللہ

تمنا ہے یہ چشتی کی کہ اب تو
مجھے کچھ اپنا دے عرفان اللہ

شمار اونکا کرے کیسے مجید
ہین لاتحصی تیرے احسان اللہ

نعت شریف

غزل خاکسار فدا مؤلفہ رسالہ ہذا

جہان مین جوہر شمشیر جب چمکا محمدؐ کا
تو ملک شش جہت پہ ہو گیا قبضا محمدؐ کا

نظر آیا ہے جب سے خواب مین جلوا محمدؐ کا
پھرا کرتا ہے آنکھون مین میری نقشا محمدؐ کا

ادھر آدم کو بخشا اور ادھر امت کو بخشے گا
اٹھاتا ناز ہے اللہ بھی کیا کیا محمدؐ کا

خدا کی چشم قدرت کیون نہوتی محو نظارہ
کہ رشک مہر و مہ تھا چہرۂ زیبا محمدؐ کا

یہی پلّا گران ٹھہرا مہ کنعان کے بکنے پر
ترازو سے نظر مین حسن جب تولا محمدؐ کا

ہوا صلّ علیٰ صلّ علیٰ کا غل ملائک مین
لیا جب نام تو نے ای دل شیدا محمدؐ کا

ق
نبوت کا بیان کیا ذکر ہو اعجاز دیکھو تو
نبیؐ پر بھی شرف رکھتا ہے ہر بندا محمدؐ کا

مسیحا قم باذن اللہ سے مردے جلاتے تھے
جلائے قم باذنی سے غلام ادنیٰ محمدؐ کا

دم پرسش جو پوچھینگے ملک تو کیسکا بندہ ہے
کہونگا مین کہ ہون بندا محمدؐ کا محمدؐ کا

عدوے مصطفیٰ لاریب ہے اللہ کا دشمن
وہ ہے اللہ کا پیارا جو ہے پیارا محمدؐ کا

زبان پر جب کبھی آیا تو مصری گھلگئی منہ مین
خدا شاہد ہے کیا ہی نام ہے میٹھا محمدؐ کا

ہوا کرتے ہین گھر گھر محفل میلاد کے سامان
ترقی پر ہے کیا صلّ علیٰ چرچا محمدؐ کا

رکھا چاہے سلامت اپنے ایمان کو تو دنیا مین
پڑھا کر دمبدم دل سے فدا کلمہ محمدؐ کا

غزل صادر بمنقبت حضرت غوث الاعظم و خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہما

غوث الاعظمؓ ہوئے ضیای رسولؐ
اور ہند الولی عطائے رسولؐ

ورد غوثؓ اور ذکر خواجہ کرون
بعد حمد حق و ثنائے رسولؐ

غوثؓ و خواجہؒ کی پیروی کو نہ چھوڑ
یہ ہے امر حق و رضائے رسولؐ

غوث و خواجہ کے جلوے کو ہین رموز
ماسوا اللہ و ماسوائے رسول

یا میرے غوث یا میرے خواجہ
لو خبر بہر حق برائے رسول

جان و دل عارفون کی نظرون مین
ہے مقام خدا و جائے رسول

ہین علایق کی قید سے آزاد
عامل جائے حق ورائے رسول

شہر بغداد ہے کہ ہے اجمیر
بیت حق ہے کہ ہے سرائے رسول

عرف صابر ہو دین و دنیا مین
عبد معبود و خاکپائے رسول

قصیدہ عالم ربانی فقیر لاثانی حضرت مولانا حاجی حافظ مولوی محمد عبد القادر صاحب محب الرسول قادری بدایونی

میرا ممدوح وہ بحر ہمم کانِ مفاخر ہے
علی ہے نام جسکا اور لقب مخدوم صابر ہے

حضور خواجہ کے شانِ جمالی ہین نظام الدین
علاؤ الدین ہے انکا جلال شان ظاہر ہے

جنابِ غوث اعظم سے ملا ہے انکو وہ رتبہ
زبانِ مدح خوان شرح و بیان سے جسکے قاصر ہے

شہا ہو ذات تیری مخزن لطف و عطائے حق
ترا ممنون فضل و جود ہر دیندار و کافر ہے

فدا ہوتے ہین قدسی زایران کلیر پر
زہے بخت رسا اوسکا جو تیرے در کا زایر ہے

بیان کیا مجھسے تیرا وصف عالی ہو تعالی اللہ
خدا کو ہر طرح منظور شاہا تیری خاطر ہے

ہے تیرے فیض بے پایان مین غواصِ خرد حیران
وجود پاک تیرا فیض حق کا بحر زاخر ہے

بلیات جہان سے اوسکو پھر خوف و خطر کیا ہو
سہارا جسکو ہے تیرا شہا تو جسکا ناصر ہے

کرم کا منتظر لطف و عنایت کی توقع پر
ترے دربار مین حاضر فقیر عبد قادر ہے

تمھارے جد امجد کا یہ ادنی نام لیوا ہے
نہ عابد ہے نہ زاہد ہے نہ عالم ہے نہ شاعر ہے

تیری لطف و عنایت کا بھروسا ہے مجھے شاہا
فقیر خستہ گو پر جرم و پر عصیان و آثم ہے

غزل بقا

آئینگے صابرؒ کا روضا دیکھکر
ہونگے خوش عشاق جھرا دیکھکر

مہر ومہ کی سمت ہم دیکھینگے کیا
نور ذات حق کا جلوا دیکھکر

منکر ان شاہ کو رشک آگیا
بندۂ واصف کا رتبا دیکھکر

آنکھ کہتی ہے کہ چل کلیر کی سمت
دل مین رویت کی تمنا دیکھکر

ہوگئے صابرؒ علی میرے معین
مجھکو بیکس بے وسیلا دیکھکر

کیا بہشت آئے انھین رضوان سنبہ
آئین جو صابرؒ کا روضا دیکھکر

اسلئے مین کلیر کو جاؤنگا ضرور
چاند مولود النبیؐ کا دیکھکر

قبر سے میری فرشتے چلدئے
آپ کا محو تجلا دیکھکر

مین نے اونکو دیکھکر پائی شفا
وہ ہوئے خوش مجھکو اچھا دیکھکر

جسم سے نکلے میری جان وقت نزع
صورت صابرؒ خدایا دیکھکر

وہ جمال اور وہ مزار اور وہ ضریح
آئے ہم کلیر سے کیا کیا دیکھکر

روح یوسف کہتی ہی صل علےٰ
حسن آل مصطفےٰ کا دیکھکر

رو برو میرے ہین صابرؒ اے بقا
خوش ہوئین جلوا خدا کا دیکھکر

غزل اعجاز بھروچی

یا صابرؒ حق غم مین اگر دلسے نکل جائے
مجبور بھی آفات سے مشکل سے نکلجائے

ممکن نہین صابرؒ کی ولا دلسے نکلجائے
یہہ وہ نہین لیلی کہ جو محمل سے نکلجائے

گل ہی نہین جب گل سے اوڑے رنگ محبت
دل ہی نہین جب بوے وفا دلسے نکلجائے

منہ کیا ہو کہ خورشید قیامت سرِ محشر
نورِ رخ صابرؒ کے مقابل سے نکلجائے

ممکن نہین ہرگز۔ کبھی۔ ممکن نہین ہرگز
توحید کا رنگ آپکی محفل سے نکلجائے

ہو لطف دمِ سیر جمین ناصح کا تیرے
نغمہ کوئی منقارِ عنادل سے نکلجائے

آجائے میرے دلمین گرہ رمز کی بنکر
جو پیچ تیری زلف مسلسل سے نکلجائے

یون نکلے تیرے ناصح پہ مجلس مین تڑپکر
جسطرح کہ بسمل صفِ بسمل سے نکلجائے

اے کاش تڑپکر مین تیرے روضہ پہ جان دون
اے کاش کہین حسرت دل سے نکلجائے

صابرؒ کا اگر لطف ہو خضرِ ہدایت
ممکن نہین رہرو کوئی منزل سے نکلجائے

رنجور رجو یا صابرؒ حق کا رکھے وِرد
افکار سے آلام سے مشکل سے نکلجائے

اعجاز ہے پھر خاتمہ بالخیر ہمارا
یا صابر حق نزع مین گر دل سے نکلجائے

غزل بہار احمد آبادی

تلخ ہے زیست کسقدر میری
صابرؒ پاک لو خبر میری

بس مدد کیجئے ادھر میری
شرم رکھ لیجئے اودھر میری

گر نظارہ حضور کا ہوجائے
ہو تصدق ابھی نظر میری

درِ صابرؒ کو دیکھون نظرون سے
آرزو ساری آئے بر میری

مین کہان اور کہان رہِ کلیر
میرے آقا نے لی خبر میری

جان بلب ہون فراقِ صابرؒ مین
ہو گئی آہ بے اثر میری

نظر آئے رخِ علی احمد
یہ دعا ہے دمِ سحر میری

ہو نہ مٹی خراب اے مخدوم
تیری فرقت مین دربدر میری

شوق کلیر بہت ہے لیجے خبر ... اے طریقت کے راہبر میری

صابرِ پاک کی جدائی میں ... خون روتی ہے چشم تر میری

تیری مدحت نے دہ دیا رتبہ ... ق ... آج حرمت ہے کسقدر میری

محوِ تعظیم اہل محفل ہیں ... قدر کرتا ہے ہر بشر میری

درِ صابر پہ صبح و شام بہار
عمر ہوتی ہے کیا بسر میری

غزل مسکین بھڑوچی

ازل سے ہے میرے دل میں ولائے حضرت صابر ... لبوں پر ہو نہ پھر کیونکر ثنائے حضرت صابر

تپ خورشید فرقت جان لینے پر ہے آمادہ ... ترحم اے لب معجز نمائے حضرت صابر

کھونگا روز حشر اللہ سے تو بخشئے مجھکو ... برائے حضرت صابر برائے حضرت صابر

فریدون و سکندر جاہ دارا رزم جم رتبہ ... ہے اقلیم جہاں میں ہر گدائے حضرت صابر

کچھ ایسا کر دیا ہے میری آنکھوں کو تصور نے ... نظر آتا نہیں کوئی سوائے حضرت صابر

مشامِ جان پہ میرے نافۂ آہو کا دھوکا ہے ... نسیم افزا ہے کیا زلفِ رسائے حضرت صابر

میرے لب پر یہ ہوگا دیکھکر خورشید محشر کو ... کرم اے ظل دامانِ قبائے حضرت صابر

وہ روضہ ہے کہ جسکا وصف مجھسے ہو نہیں سکتا ... مگر ہے غیرتِ جنت سرائے حضرت صابر

میرے مرشد یہ فرماتے ہیں تو بھی دلسے قربان ہو
کہ اے مسکین میں بھی ہوں فدائے حضرت صابر

خاکسار فدا مولف رسالہ ہذا

درِ شاہ پر چیز کیا بٹ رہی ہے ... تمنائے عشق خدا بٹ رہی ہے

دم شاہ کلیر سے ہر باغ دل کو — بہار ولا ای صبا بٹ رہی ہے
اٹھا لائے زائر تیرے در کی مٹی — مریضون کو خاک شفا بٹ رہی ہے
زہے بذل دربار سلطان کلیر — کہ عشق خدا کی قبا بٹ رہی ہے
وہ ہین محو تقسیم گنج ولایت — عجب دولت بے بہا بٹ رہی ہے
شب عرس باب کریم و سخی پہ — کرم بٹ رہا ہے عطا بٹ رہی ہے
چلو کلیر ای عاشقان محمد — وہان حب خیر الوریٰ بٹ رہی ہے
یہ جودسے اونکے عرفانکی دولت — پسند دل ہر گدا بٹ رہی ہے
کھلا ہے در فیض سلطان کلیر — ہر اک شی برائے خدا بٹ رہی ہے
حجاب رخ پاک صابرؒ اٹھا ہے — غریبون کو جنس لقا بٹ رہی ہے

چلو تم بھی کلیر کو شوق طلب مین
کہ نعمت وہان ای فدا بٹ رہی ہے

غزل سائل

ساغر مئے عرفان کا پلا کیون نہین دیتے — صابر ہے مجھے مدہوش بنا کیون نہین دیتے
وہ شربت دیدار پلا کیون نہین دیتے — بیمار محبت کو دوا کیون نہین دیتے
تو وہ خس و خاشاک سوا اللہ کا بنا ہون — تم عشق کی آتش سے جلا کیون نہین دیتے
یہ زیست ملے خاک مین ای فرقت صابر — ہمدم مجھے مرنیکی دعا کیون نہین دیتے
صابر مجھے اس برزخ کبریٰ کی ہوس ہے — محبوب الٰہی سے ملا کیون نہین دیتے
منظور ہے ملنا ہی مجھے ذات مین انکی — میرے لئے وہ حکم قضا کیون نہین دیتے
مین مصحف عارض کی تجلی سی ہون بیہوش — ہمدم مجھے قرآن کی ہوا کیون نہین دیتے

خاکِ درِ والا سے ہی ملنے کی تمنا	صابرؔ مجھے مٹی مین ملا کیون نہین دیتے

سائل ہے اگر آپ کے گھر آمدِ صابرؔ
تم زیرِ قدم آنکھین بچھا کیون نہین دیتے

غزل نسیم احمد آبادی

مین اگر کلیر کو پہنچون کیا کرون
روضۂ مخدوم کو دیکھا کرون

دی ہے خالق نے جو گویائی مجھے
وصف کیون ویسے نہ صابرؔ کا کرون

پڑھ کے مین وصفِ دُرِ دندانِ شاہ
نظم پر صدقے دُرِ یکتا کرون

قاضیِ کلیر سے وُسوان نے کہا
آمدِ قہرِ خدا ہے کیا کرون

ساقیِ کوثر کے پیارے تا بہ کو
شربتِ دیدار کو ترسا کرون

میرے حق مین ذاتِ صابرؔ ہو مسیح
کیا مداوا دردِ فرقت کا کرون

یادِ کاکل مین ہو لازم رات بھر
وِردِ واللّیل اذا یغشیٰ کرون

آپ کا ہو کر سوا مین آپ کے
کس سے قیمت کا مری شکوا کرون

گر ترے در کا مجھے گوہر ملے
سیبِ جنت کی نہ مین پروا کرون

آپ جانِ غوثؔ و خواجہؔ مین حضور
آپ کا رتبہ مین کیا انشا کرون

تا بکے گجرات مین رہ کر نسیم
فرقتِ مخدوم مین تڑپا کرون

غزل اعجاز بھڑوچی

مہِ عرفان شہ امجد علاؤ الدین علی احمدؒ	دلِ حیدرؔ گلِ احمدؔ علاؤ الدین علی احمدؒ
تمہاری شان و رفعت کا بیان ہو بھی تو کیونکر	تمہاری عرش ہو مسند علاؤ الدین علی احمدؒ

جو منکر ہو کرامت کا جو منکر ہو جلالت کا
وہ ہو ملحد وہ ہو مرتد علاؤ الدین علی احمدؒ

نظر مین چشم مین دل مین جگر مین جسم مین جان مین
کھنچے پورا تمہارا قد علاؤ الدین علی احمدؒ

دم مردن عوض فردوس کو میرے مقابل ہو
تمہارے روضہ کا گنبد علاؤ الدین علی احمدؒ

اجل آئے تو آئے دشت مین پیران کلیر کے
بنے میرا وہین مرقد علاؤ الدین علی احمدؒ

تمہارا عاشق و شیدا تمہارا والہ و مجنون
مجھے گویا ہون نیک و بد علاؤ الدین علی احمدؒ

گنہگار ہم سیہ کار ہم خطاوار ہم پشیمان ہم
معین لیکن دلم دارد علاؤ الدین علی احمدؒ

توئی خورشید ایمانم توئی ماہِ دل و جانم
ندارم غیر تو مقصد علاؤ الدین علی احمدؒ

شہنشاہ دو عالم آپکے عشق و محبت کا
عطا ہو بکثرت و بیحد علاؤ الدین علی احمدؒ

برائے ضعف ایمان از رہ اثبات بنجاے
نفس کی یہ شد و آمد علاؤ الدین علی احمدؒ

تمہین ہو منبع احسان تمہین ہو مخزن عرفان
تمہین ہو گوہر مقصد علاؤ الدین علی احمدؒ

تمہین کعبہ تمہین قبلہ تمہین آقا تمہین مولے
تمہین امجد تمہین اسعد علاؤ الدین علی احمدؒ

خدنگ عشق سے بسمل دل پہلو مین ہو جاے
عیان ہو کوئی ایسی رد علاؤ الدین علی احمدؒ

وظیفہ آپکے اعجاز کا یہ تا قیامت ہو
علاؤ الدین علی احمدؒ علاؤ الدین علی احمدؒ

غزل حسین فیضپوری

دکھاؤ وہ چہرہ دکھانیکے قابل
سونگھاؤ وہ زلفین سونگھانیکے قابل

بہت ناتوان دل ہو بندیکا آقا
نہین بار فرقت اٹھانیکے قابل

یہ دل اپنا زاہد کا دل تو نہین ہے
کہ ہو حور جنت یہ آنیکے قابل

یہ دیوانہ زلف صابر نہین ہے
بلاؤ نکے پھندے مین آنیکے قابل

ادھر بھی نسیمِ کرم آئے صابرؒ
کہ ہو غنچۂ دل کھلانیکے قابل

بچا لو کہین بحرِ عصیان سے صابرؒ
ہے کشتی مری ڈوب جانیکے قابل

شہنشاہ کلیر کی ہو ذاتِ والا
یقین اور ایمان لانیکے قابل

جلا دیجئے اپنی ٹھوکر سے مجھکو
کہ ہے میرا مردہ جلانیکے قابل

حسین اب تو فیضِ جنابِ حسن سے
ہوئے شعر تیرے سنانیکے قابل

غزل تحسین احمد آبادی

ہو گیسوئے مخدوم کا سودا مرے سر مین
دیوانہ رہون دیدۂ مردم کی نظر مین

ہے خواہشِ تحسین کہ یہ سودا ہے سر مین
صابرؒ کا وظیفہ رہے کلیر کی سفر مین

یکتائی کا رتبہ ہے ترا جن و بشر مین
ثانی ترا کوئی بھی نہین بحر مین بر مین

ارمان کسی دن دلِ ناشاد کے نکلین
دیکھون ترا جلوا کبھی بیٹھے ہوئے گھر مین

جس شخص نے جو آپ سے مانگا وہی پایا
ہین نعمتین اللہ کی مخدوم کے گھر مین

ہون قادری شطاری مین اور صابری چشتی
واعظ مجھے ڈالین نہ قیامت کے خطر مین

کہہ بلبلِ دل سونگھلے اُس دشت کے کانٹے
دیکھی ہو جو ایسی کبھی خوشبو گلِ تر مین

واعظ تجھے کیا سمجھے کہ تو کون ہو کیا ہے
جلوہ ترا نیرنگ ہے ہر چشم بشر مین

اللہ رے خالِ رخِ صابرؒ ترا پرتو
ضو مہر مین پائی نہ تجلی یہ قمر مین

کیا عارضِ پرنور سے اُنکے لے نسبت
دھبے نظر آتے ہین مجھے روئے قمر مین

کیون کر نہ بر آئے دلِ تحسین کی تمنا
شامل ہے ترا نام دعاؤن کے اثر مین

غزل اخلاص

فلک یہ بلبل دل نغمہ خوان ہو — زمین کلیر کی رشک بوستان ہے
وہ ہے نور نگاہ بنت احمدؐ — شہنشاہ ولایت کی وہ جان ہے
وہ فرزند جناب غوث اعظمؒ — حسن کا لاڈلا ہے اہل شان ہے
وہ ہے آئینہ رخسار صابرؒ — کہ حیران آفتاب آسمان ہے
دم تحریر وصف رنگ عارض — سر قرطاس خامہ گلفشان ہے
کلس ہے روضہ صابر کا خورشید — زمین کلیر کی رشک آسمان ہے
مسیحائی دکھا ای وصل صابرؒ — غم فرقت سے بندہ نیمجان ہے
بنی ہے یہ بھی شمع دشت ایمن — کسیکا وصف رخ ورد زبان ہے
بھرا ہے دلمین عشق حسن صابرؒ — تیری ای حور گنجایش کہان ہے
رولاتا ہے غم فرقت کچھ ایسا — میری آنکھون سے اک دریا روان ہے

ملائک مرحبا کیون کہہ رہے ہین
تو ای اخلاص کسکا وصف خوان ہے

خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

کیونکر نہ عشق دیکھے مجھ زار کا تماشا — ہے دل پسند عیسی بیمار کا تماشا
ای نور چشم احمدؐ فرزند غوث اعظمؒ — آنکھون کو میری دکھلا دیدار کا تماشا
ای روز حشر تیرے عشاق منتظر ہین — سنتے ہین عام ہوگا دیدار کا تماشا
مین کون تھا مین کیا تھا کیا دعوہ انا الحق — منظور یار لیکن تھا دار کا تماشا
دوکان عشق صابرؒ دلمین کھلی ہوئی ہو — کیون ہو نہ ماسوا اللہ بازار کا تماشا

گاہے نفخت فیہ اور گاہ نحن اقرب / پیش نظر ہے میرے اسرار کا تماشا
بزم ازل مین اوسنے وقت الست دیکھا / اصرار کا تماشا اقرار کا تماشا
یوسف مین بنکے آیا مین ہی بنا زلیخا / منظور مصر یوتھا بازار کا تماشا
ای عشق شاہ کلیر بندہ تیرے تصدق / آنکھونسے دیکھتا ہے اسرار کا تماشا
ہر گل مین ہر شجر مین وحدت کا رنگ پایا / بلبل مین بنکے دیکھا گلزار کا تماشا
تھا لفظ لن ترانی شایان شان موسے / مین ہون کہ دیکھتا ہون انوار کا تماشا
جاتے ہین سوا اوسی کلیر کی رہ مین زایر / ہر ہر قدم پہ دیکھو رفتار کا تماشا
او رنگ معرفت پر بیٹھا ہی شاہ کلیر / آنکھون کو ہے میسر دربار کا تماشا
جلوہ دکھانے آئے سر کوہ طور دل وہ / موسی مین بنکے دیکھون دیدار کا تماشا
ای وجد اگر گذر تو محفل مین صوفیونکی / دکھلائیگا فدا بھی اشعار کا تماشا

غزل بہار احمد آبادی

جلوہ مخدوم کو ترسا کرون / پھر نہ مین رویا کرون تو کیا کرون
کبتک اوس صورت کو مین ترسا کرون / کبتک ای مخدوم مین رویا کرون
مجھسے کہتی ہی یہ رقت مین آنکھ / جوش رقت سے روان دریا کرون
بخت گر پہنچائے کلیر مین مجھے / روضہ صابر کو مین دیکھا کرون
نقد جان تک دیکے اس بازار مین / الفت صابر کا مین سودا کرون
ہو نہین سکتا ہے کلیر کا سفر / ای میرے مخدوم صابر کیا کرون
ہی تمنا صورت مرشد مین اب / جلوہ مخدوم کو دیکھا کرون
دیکھلون گر ای در صابر تجھے / جان و دل قربان ابھی اپنا کرون

حسن صابرؒ کا ہوں شگفتہ ضوان
روضۂ کلیر کے صحن پاک پر

حور جنت کو میں لیکر کیا کروں
دل ہی گویا ہے میں نذر یا کروں

خامۂ طوبیٰ جو ہاتھ آئے بہار
وصف قامت انکا میں انشا کروں

غزل حسن فیضپوری

جلوۂ صابر میرے دلمیں نظر آنے لگا
لب پہ واعظ جب ثنا فردوس کی لانے لگا

شکل موسیٰ مجھکو برق طور دکھلانے لگا
حضرت صابر کا روضہ مجھکو یاد آنے لگا

پھر خیال گیسوئے صابر مجھے آنے لگا
صورت سنبل میرے دلکو پھر الجھانے لگا

ہر جبل کلیر کا رشک طور سینا ہو گیا
جب تجلا حسن کا اپنے وہ چمکانے لگا

دیدۂ باطن سے دیکھا دلکے آئینہ میں جب
جلوۂ حق روئے صابرؒ میں نظر آنے لگا

حضرت صابرؒ کے چہرے کی تجلی دیکھکر
آفتاب آسمان غیرت سے چکرانے لگا

واہ کیا گنج شکرؒ کے بھانجے کا نام ہے
لب پہ لاتے ہی شکر کا سا مزا آنے لگا

رویت صابر مجھے رویا میں بھی حاصل نہیں
بخت خوابیدہ میرا کیوں مجھکو ترسانے لگا

پاکے آج ایمائے آل رحمۃ للعالمین
ابر رحمت معرفت کا مینہہ برسانے لگا

کسطرح حال جلال حضرت صابرؒ لکھوں
وقت لکھنے کے قلم کاغذ پہ تھرانے لگا

صورت برق طپاں ہجر علاؤالدین علیؒ
اے حسن اپنا دل بے صبر تڑپانے لگا

غزل اعجاز بھروچی

چشم و دل میں سما گیا صابرؒ
نظر آتا ہے جا بجا صابرؒ

دونوں عالم کے حسین ہیں جلوے
ہے وہ دو طرفہ آئینا صابرؒ

ہے نبیؐ و علیؓ کا نور بصر
غوثؓ و خواجہؒ کی ہو ضیا صابرؒ

سر روشن ہو غوثؓ کا مخدوم
مہر پیران چشت کا صابرؒ

مشکلیں ہوتی ہیں وہیں آسان
جب نکلتا ہے منہ سے یا صابرؒ

صاف قرآن گواہ ہے اسکا
ساتھ تیرے ہو خود خدا صابرؒ

نزع میں قبر میں قیامت میں
ہے تیرا مجھکو آسرا صابرؒ

لب دل کا وظیفہ ہے مخدوم
ورد جان و جگر ہے یا صابرؒ

مئے الفت پلاوہ یا مولا
ہر بُن مو کہے انا صابرؒ

ہاں خدا جانے یا فنا جانے
تجھکو کیا جانے دوسرا صابرؒ

وِردِ اعجاز ہے یہ صبح و مسا
یا معینؒ یا فریدؒ یا صابرؒ

غزل چشتی جاوری

منکشف کیا نہیں خلق میں حال صابر
شمس کیطرح سے تابان ہیں کمال صابرؒ

کوئی سنت نہ ہوئی ترک علیؓ احمدؒ سے
نصِ قرآن کے مطابق تھی مقال صابرؒ

کی دعا گنج شکرؒ نے کہ رہے محشر تک
گلشن چشت میں سرسبز نہالِ صابرؒ

بخشدے احمد مختار کی امت کو غفور
پیشتر تھا یہی خالق سے سوال صابرؒ

آپکے حکم سے مسجد نے کیا تھا سجدہ
پانی پت میں یہ کھلا جاہ و جلالِ صابرؒ

دیکھکر خلق یہ کہتی تھی فرید الدین کے
نور باطن سے بڑھا نورِ جمالِ صابرؒ

غوث الاعظمؒ کے پڑوتے ہیں شکر گنج کو خوش
معتقد کیوں نہوں میں سنکے یہ حالِ صابرؒ

ذکر اللہ فقط قوت تھا بائیس برس
کلمہ پڑھکر دم آخر یہہ کہا صابرؒ نے
یہ بھی ممدوح کے ہے زور کرامت کا اثر
ذہن مین میرے سمایا کہ کہا خاطر خواہ

اولیا کوئی نہ صابرؒ تھا مثالِ صابرؒ
فیدِ احمد ہوا نیک مآلِ صابرؒ
نثر سے نظم کیا مینے یہ حالِ صابرؒ
اور فدا آپ کی آنکھون مین جمالِ صابرؒ

یا الٰہی یہ پذیرا ہو دعا چشتی کی
خواب مین مجھکو میسر ہو وصالِ صابرؒ

غزل نسیم احمد آبادی

عشق صابر میرا جو ہمدم ہو
اور ہی اور دل کا عالم ہو

تم سرورِ رسولؐ اکرم ہو
راحتِ جانِ غوث اعظمؓ ہو

تم پسِ حضرت فریدالدین
افضل و اعظم و مکرّم ہو

ہو جو بندہ گدائے صابرؒ کا
رشکِ دارا و قیصر و جم ہو

پانی پانی ہو ابر خجلت سے
ہجر صابر مین آنکھ گر نم ہو

ہے علو رتبۂ علاؤالدین
کیون نہ در پر سر فلک خم ہو

میرے حامی ہین آپ صابر پاک
روز محشر کا کیون مجھے غم ہو

ماہر راز کبریا ہو تم
حق کے پیارے نبیؐ کے ہمدم ہو

غم والد مین چپ رہے اک سال
غم اگر ہو تو آپ سا غم ہو

لامکان آپ کا ہے ایک مقام
آپ جاتے فلک پہ پیہم ہو

اولیا مین تمھین ہو صابرِ حق
رازدار خدائے عالم ہو

فرحتِ دل ہو عاشقون کے لئے
دافع ہر الم ہو ہر غم ہو

صابری ہون مین چشتیون مین نسیم
عشق مخدوم دل سے کیا کم ہو

غزل تحسین احمد آبادی

دیکھ منکر میرے مخدوم کا رتبا کیا ہے
شان صابر مین نہ کر بحث تو بکتا کیا ہے

مجھکو صابرؒ کے سوا کچھ نظر آتا ہی نہین
لوگ کہتے مین یہ دیوانہ ہو سودا کیا ہے

ہوگئی کشتی امید روان ہر اک کی
فیض کا حضرت صابرؒ کے بھی دریا کیا ہے

اوٹھکے چلدے دل بیتاب طرف کلیر کے
دیکھ بھی خطّۂ گجرات مین رکھا کیا ہے

پھر رہی ہے مری نظرون مین زمین کلیر
اسکے آگے چمن خلد کا نقشا کیا ہے

نہین دیکھا ابھی خال رخ صابر تو نے
اسطرح اوج پہ خورشید چمکتا کیا ہے

مجھکو کیا چاہیے خاک در اقدس کے سوا
نطے تاج سلیمان کا تو پروا کیا ہے

آپ کا مال ہے جو چاہے کیجیے اسکو
اختیار اس دل آشفتہ پہ میرا کیا ہے

دل لگی مجھسے یہ زاہد نہین اچھی مروقت
مین تڑپتا ہون تو کہتا ہے تماشا کیا ہے

مطلع نور سراپا ہے ترا صابر پاک
مہ و خورشید مین گویا کہ یہ جلوا کیا ہے

ہو گا محشر مین فرشتون کی زبان پر تحسین
مرحبا صل علیٰ واہ قصیدہ کیا ہے

خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

یہ صابر سے ہم التجا کر چکے ہین
طلب عشق کی بارہا کر چکے ہین

خمیدہ سرا وس در پہ کیا کر چکے ہین
نماز محبت ادا کر چکے ہین

کرم اور بھی عشق کا کر چکے ہین
مجھے اور بھی مبتلا کر چکے ہین

میرے دلمین وہ اپنی جا کر چکے ہین
اندھیرے مکان مین ضیا کر چکے ہین

مرض ہجر صابرؔ کا جاتا نہین ہے
مسیحا کی بھی ہم دوا کر چکے ہین

ابھی اور بھی دل گرفتار ہونگے
وہ آراستہ زلف کیا کر چکے ہین

خبر ہے کہ رکھنا تم اپنا ہی کر کے
یہ ہم عرض وقتِ دعا کر چکے ہین

زہے بخت جان عشق صابرؔ مین اپنی
فنا کر چکے ہین فنا کر چکے ہین

وہ ہو ذات مخدوم صابرؔ کہ جسکی
صفت سرور انبیا کر چکے ہین

مجھے دے چکے ہین محبت کی دولت
مجھے منعم دوسرا کر چکے ہین

ازل سے فدا جان کو اپنی ہم او پر
فدا کر چکے ہین فدا کر چکے ہین

غزل سید منگلوری

خلد یا دولت دیدار خدا دیتے ہین
مین بھی دیکھون میرے صابرؔ مجھے کیا دیتے ہین

آپ جب رخ سے نقاب اپنے اٹھا دیتے ہین
جلوہ نور خدا سب کو دکھا دیتے ہین

پڑھ چکے وصفِ رخ رنگین جناب صابرؔ
لے تجھے بزم سخن باغ بنا دیتے ہین

طالب خلد کو کرتے ہین عطا خلد برین
طالب حق کو وہ خالق سے ملا دیتے ہین

ملتجی آپ کسی کا نہین ہونے دیتے
میری خواہش سے کہین مجھکو سوا دیتے ہین

رکھتے ہین اہل یقین سر کو ترے قدمون پر
ہاتھ مین ہاتھ ترے مرد خدا دیتے ہین

کوئی صابرؔ تو کوئی کہتا ہو صابرؔ پیارا
تیرے عاشق تجھے القاب بھی کیا دیتے ہین

جلوہ عارضِ روشن سے جو عشق آیا ہی
مجھکو قرآن کی ہوا خواہ ہوا دیتے ہین

واشفعو بندۂ صابر سے نہ بخشو دیکھو
تمکو ہم صاف یہ کہتے ہین سنا دیتے ہین

پوری ہو جاتی ہے جو خواہش دل ہوتی ہے
وہ تو وہ آپکے در کے جو ہین اونا خادم

جب کبھی واسطہ خالق کو تیرا دیتے ہین
بات کی بات مین مردونکو جلا دیتے ہین

بات میری بھی تو رکھ لینگے وہی ای سید
کام بگڑے ہوئے جو سب کے بنا دیتے ہین

غزل اعجاز بھڑوچی

مین قربان تجھپر ہوا چاہتا ہون
مین جان تجھپہ صابرؒ دیا چاہتا ہون

بنالے بنالے مجھے اپنا صابرؒ
یہی تجھسے صبح و مسا چاہتا ہون

نہ جنت کا طالب نہ حورونکا خواہان
مین تیرا ہی عاشق ہوا چاہتا ہون

دکھا اپنا جلوا بنا اپنا شیدا
سوا اسکے مین اور کیا چاہتا ہون

مجھے جلد بلوالے پیران کلیر
مین تیری زیارت کیا چاہتا ہون

گدائی تیرے در کی ملجائے مجکو
نہ شاہی نہ ظلّ ہما چاہتا ہون

مجھے عشق ہی دے مجھے عشق ہی دے
یہی تجھسے وقت دعا چاہتا ہون

رہون سرخرو حشر کے دن بھی مولے
یہی تجھسے بہر فنا چاہتا ہون

تیری ذات مین جو فنا ہو گئے ہین
فنا مین انھین مین ہوا چاہتا ہون

عطا کر محمدؐ کی خواجہؒ کی الفت
اور اسیر مین تیری ولا چاہتا ہون

دل و جان سے اعجاز صابرؒ کا بندہ
ہوا چاہتا ہون بنا چاہتا ہون

غزل حسین فیضپوری

التجا ہے مجھے کلیر مین بلا لو صابرؒ
اپنا روضہ میری آنکھونکو دکھا دو صابرؒ

سرو خورشید فلک نور پہ نازان ہین بہت
اب تو پردہ رخ تابان سے اٹھاؤ صابرؒ

اور بھی کیفیت انگیز طبیعت ہو جائے
تم اگر اور مئے عشق پلاؤ صابرؒ

میری آنکھونکو ہو پھر نور الٰہی کی ہوس
پھر مجھے چہرۂ پر نور دکھاؤ صابرؒ

حسرتِ مشک غزالان ختن کب ہے مجھے
اگلتیین گیسوے مشکین کی سونگھاؤ صابرؒ

عوض فرش میرے گھر سے ترے روضہ تک
اپنی آنکھونکو بچھاتا ہون تم آؤ صابرؒ

نور ایمان کیطرح و لمین میرے آ بیٹھو
مدتونسے ہے یہ ویرانہ بساؤ صابرؒ

جان دی ہجر مین بیمار تپ الفت نے
پھر تم اب لب جان بخش ہلاؤ صابرؒ

شوق ہے عرس کا آتا ہے ربیع الاول
اپنے کلیر مین حسن کو بھی بلاؤ صابرؒ

غزل حسین بخش وجی

کانپ اٹھا ہے یہ دل کیا دیکھکر
فرقت صابرؒ کا صدما دیکھکر

عاشق مخدوم صابر ہے ہی
کہتے ہین سب میرا چہرا دیکھکر

اونکے تلوون سے ملاکرتا ہون آنکھ
آتے ہین جو اونکا روضا دیکھکر

حوریان عدن شیدا ہو گئین
حضرت صابر کا شیدا دیکھکر

عشق ہو ولمین علاؤ الدین کا
آنکھ ہو پُر نور جلوا دیکھکر

کہتے ہین سب یہ ہے صورت غوث کی
چہرۂ صابرؒ کا نقشا دیکھکر

روئیان روئیان کانپ اٹھتا ہے میرا
نظم مین نام اونکا لکھا دیکھکر

عشق صابرؒ ولمین زاہد کے بڑھا
خاتمہ بالخیر میرا دیکھکر

سوئے کلیر لے چل اے شوق ورود
آؤن مین بھی اونکا روضا دیکھکر

جھک گیا سر ہو گمان کچھ اور ہی
آپکا نقشِ کفِ پا دیکھکر

بندۂ صابر کہا کرتے ہین لوگ
صابری سر پر عمامہ دیکھکر

لطف اونکا پھر تسکین آ گیا
عشق کی راہون مین تنہا دیکھکر

کسکی آنکھون نہین جگہ پائیگا یہہ
کہہ رہا ہون دل کو سرما دیکھکر

عاشقِ صابر ہون ڈرا او آسمان
آہ و نالہ میرا بر پا دیکھکر

مین ازل ہی سے ہوا عاشق حسین ہین
حسن محمد رم دل آرا دیکھکر

غزل تشاغل

رہبری کرتی ہے عالم کی ہدایت اونکی
کام ناکام کو آتی ہے عنایت اونکی

کوئی دم دلسے نکلتی نہین حسرت رونکی
پھرتی ہر آٹھ پہر آنکھون مین صورت اونکی

کوچۂ پاک مین صابر کے ہو مسکن جن کا
خوش مقدر وہ ہین جاکر ہے جنت اونکی

مہربان ہوکے کبھی مجھکو اوسی جالے چل
جس زمین پر فلک پیر ہے تربت اونکی

جسقدر دلمین تمنائین ہین وہ بر آئین
مجھپہ تھوڑی سی جو ہو جائے عنایت اونکی

کیا کرون مین نہ اگر صبر کرون فرقت مین
ورنہ دل کہنے سے ہمتی ہو شکایت اونکی

کیون لبون سے نہ نکلتا رہے صابر صابر
مشغلہ دل سے ہے تشاغل مدحت اونکی

غزل اُنس بھڑوچی

میرے عشق مین لطف صابر عجب ہے
غم و رنج کے بدلے عیش و طرب ہے

سمایا ہو آنکھون مین صابر کا جلوہ
دل آشفتۂ حسن محبوب رب ہے

بھڑکتی رہے آتش عشق دل میں
مزا عشق صابرؔ کا واللہ جب ہے

دکھا شکل للہ کلیر کے سلطان
ترے عشق میں حال میرا عجب ہے

صبا جا کے للہ صابر سے کہہ دے
ترا عاشق زار اب جاں بلب ہے

وہ صورت نہاں ہو جو پیش نظر تھی
غضب ہے غضب ہو غضب ہا غضب ہے

بلاتے نہیں کیوں حضوری میں مولا
خفا گر نہیں ہو تو پھر کیا سبب ہے

نہ رہ پھر صابر سے سر اٹھنے پائے
خبردار اے دل یہ جائے ادب ہے

میری نعش مدفون ہو کلیر میں صابر
اگر ہے تو ارماں یہی دل میں اب ہے

پلاوے خدارا مئے جام عرفاں
کہ مدت سے یہ انس بھی تشنہ لب ہے

غزل خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

دل میرا مائل ہے آل سید لولاک پر
کیوں نہ ہو چرچا میرے اشعار کا افلاک پر

باعث درد و غم فرقت نکلتے ہیں جو اشک
ہے گماں بحر رواں کا دیدۂ نمناک پر

روز و شب سرگرم اوصاف علاء الدین ہوں میں
رشک آتا ہو ملائک کو میری اوراک پر

آج تک چشمہ ولایت کا رواں کلیر میں ہے
فیض بخشی ختم ہو صابر کی ذات پاک پر

اوڑ کے جائے نہ پروانے روضۂ کلیر شریف
پائے گر اک کاش یہ دو چار مشت خاک پر

کوئے صابر سے جو لیجائینگے جنت میں ملک
دامن گل کا گماں ہوگا دل صد چاک پر

میں ہوں اور اوصاف صابر کا ہو میدان وسیع
طعنہ زن ہو طبع میری توسن چالاک پر

روضۂ صابر تک اوڑ کر دم میں جا پہنچا ہے تو
مرغ دل نے پائے ہیں کیا تیز پر چالاک پر

زائران روضۂ صابر کے صدقے میری جان
پھول رکھنے آئے ہیں میری لحد کی خاک پر

یا علاؤ الدینؒ تمھین سے اب میری فریاد ہے
آسمان نے ڈھائے ہین کیا کیا ستم غمناک پر

ملکے مٹی مین ہوئین بوسہ گاہ جن و انس
پانون رکھدین حضرت صابر جو میری خاک پر

آپ کا نانا ہے یا صابرؒ شفیعِ عاصیان
کیا مجھے خوف قیامت اس دل بیباک پر

مسند جم کا نہ ہو خواہان وہ یا صابر کبھی
ہو اگر بستر فدا کا تیرے در کی خاک پر

غزل بہار احمد آبادی

جلوۂ صابرؒ سمایا آنکھ مین
ہے قد صابر کا سمایا آنکھ مین

صورت صابرؒ کو مردم کیطرح
جن و انسان نے بٹھایا آنکھ مین

مجھ مریض فرقت مخدوم کو
جسنے دیکھا اشک لایا آنکھ مین

کی نظر جس سمت آقا نے مرے
حال ہر خادم کا پایا آنکھ مین

ہے نگاہ لطف سب پر یکسان
جو کوئی آیا سمایا آنکھ مین

خانۂ دل سے نکلکر واعظو
مرتبہ اشکون نے پایا آنکھ مین

آہ نے پھونکا دل و جان و جگر
شعلۂ فرقت سمایا آنکھ مین

ہجر صابرؒ جوشِ رقت سے ترے
آنسوؤن نے گھر بنایا آنکھ مین

زاہدانِ خشک کو اس باغ مین
خار کے مانند پایا آنکھ مین

ہوگئی زائل بصیرت سے دوئی
خاک کلیر جب لگایا آنکھ مین

صورت صابر بہار آئی نظر
نور قدرت کا سمایا آنکھ مین

غزل مصطفی منگلوری

جس دل میں کہ صابر کی ولا ہو نہیں سکتی
اوس پر نظر لطف خدا ہو نہیں سکتی

ایمان ہو وہ حضرت صابر کی محبت
دل سے یہ کسیطرح جدا ہو نہیں سکتی

جو آنکھ ہو جلوۂ صابر سے منور
وہ قابل دیدار خدا ہو نہیں سکتی

کیون مجھکو چھڑاتے نہیں اس نفس لعین سے
بندہ کی کمک آپ سے کیا ہو نہیں سکتی

کس کسکو ترے جلوہ نے بیہوش کیا ہے
تعریف تری نور خدا ہو نہیں سکتی

کیون عشق میں صابر کے گذرتے نہیں جی سے
کیا دلکی طرح جان فدا ہو نہیں سکتی

جبتک کہ نہ دین واسطہ صابر کا خدا کو
مقبول کبھی کوئی دعا ہو نہیں سکتی

بے راہبری کے ترے یہ عشق کی منزل
طے مجھسے تو اے راہ نما ہو نہیں سکتی

کیا پار ہو کشتی میری دریائے ہوس سے
تیرے بجز اے بحر عطا ہو نہیں سکتی

غزل حسن فیضپوری

اگر دلمین ہے عشق والائے صابر
تو ہے سر مین بھی اپنے سودائے صابر

تمنا ہے کلیر مین بلوائے صابر
مجھے روضۂ پاک دکھلائے صابر

مرے دلمین ساکن ہو الحمدللہ
تمنائے خواجہؒ تولائے صابر

یہ آنکھین اب شوق سے کہہ رہی ہین
کہین دیکھ لین روئے زیبائی صابرؒ

کرون شوق سے اپنی آنکھون کا سرمہ
جو ملجائے خاک کف پائے صابرؒ

نہ ہو حور جنت پہ آشفتہ زاہد
جو ہو جائے محو تولائے صابرؒ

ملا دو کہین اب تو اے خضر مجھے
مین ہون ایک مدت سے جویائے صابرؒ

کریگا میری قبر کو کیون نہ روشن
جو ہے دلمین داغ تمنائے صابرؒ

وہ آل نبیؐ ہین وہ اولاد حیدر
بیان مجھسے کیا ہون شرفہائے صابرؒ

بڑھے میرا مشق تصور کچھ ایسا
میں جس سمت دیکھوں نظر آئے صابرؒ

حسن مجکو وہ روئے گلگون دکھائیں
میرا بلبل دل ہے شیدائے صابرؒ

غزل اعجاز بھڑوچی

میں بندہ ہوں میں پروا ہوں علاؤ الدین صابر کا
میں عاشق ہوں میں شیدا ہوں علاؤ الدین صابر کا

ازل سے عشق رکھتا ہوں علاؤ الدین صابر کا
ہمیشہ نام لیتا ہوں علاؤ الدین صابر کا

سحر ہوتے ہی یہ خورشید انور صاف کہتا ہے
کہ میں نقش کف پا ہوں علاؤ الدین صابر کا

نظاہر ہو مسیحا دیکھتے ہو مجکو تم مردہ
خبر بھی ہے میں کشتہ ہوں علاؤ الدین صابر کا

فدا ہو کر فدا پر زندگی کا لطف پایا ہے
فدائے روئے زیبا ہوں علاؤ الدین صابر کا

میں اک جان تجلا ہوں میں اک چشم تمنا ہوں
میں اورنگ تماشا ہوں علاؤ الدین صابر کا

نظر آتے ہیں اللہ اور محمد غوث اور خواجہؒ
نظارہ جب میں کرتا ہوں علاؤ الدین صابر کا

کہیں کیونکر نہ صوفی مجھکو چشتی صابری اہل دل
کہ میں بھی نام لیوا ہوں علاؤ الدین صابر کا

نگاہ لطف مجھپر بھی طفیل شمس دین ہوگی
کہ میں بھی ایک ذرا ہوں علاؤ الدین صابر کا

رہوں کیونکر نہ میں بیخود سر طور جہان اہل دل
رخ پر نور دیکھا ہوں علاؤ الدین صابر کا

فدا شاہی لقب عالم میں ہوا اعجاز میرا ہے
یہ شہرت ہے کہ بندا ہوں علاؤ الدین صابر کا

غزل تجمل جلالپوری

سکندر سے میں رتبہ میں سوا ہوں
علاؤ الدین صابر کا گدا ہوں

نگاہ لطف ہو مولا ادھر بھی
کھڑا ہوں منتظر در پر کھڑا ہوں

سمائین کیا میری آنکھون مین جوہرن
ملے گا بوسہ اُس سنگ لحد کا
تمھارا نام لیوا ہون تمھارا
نظر مین میری سب کچھ تو ہی تو ہے
بگاڑو یا بناؤ میرے آقا
سوائے کون یارب رونق افزا

جمال پاک صابرؒ پر فدا ہون
اسی حسرت مین مرمر کر جیا ہون
کہون کیا کون ہون مین اور کیا ہون
حقیقت کو تیری مین جانتا ہون
تمہارا ہون بھلا ہون یا برا ہون
کہ دل کہتا ہے مین عرش علا ہون

تجمل کیون نہ ہو حشمت یہ میری
جناب فخرؒ دین کا خاک پا ہون

غزل لقا بھڑوچی

آئینۂ دل مین ہے عیان پیر کی صورت
رحم آہی گیا آپ کو جب بیٹھ گیا مین
اوس شہ نے کیا لطف غلام اپنا سمجھکر
دیدار سے ہوجائین مشرف میری آنکھین
گو پشت کمان بار غم ہجر سے ہون مین
وحدت نے دکھایا ہے مجھے ایک ہی جلوہ
جانا میرا ہوتا ہی نہین جانب کلیر
بیزار رخ منکر صابر سے ہین آنکھین

کیا جلوۂ ناحق کی ہے تنویر کی صورت
صابرؒ کے در پاک پہ دلگیر کی صورت
کیسی نکل آئی میری توقیر کی صورت
دکھلائے دعا میری جو تاثیر کی صورت
لیکن سوئے کلیر ہون روان تیر کی صورت
جو صورت صابر ہے وہ ہے پیر کی صورت
تدبیر بھی کیا ہوگئی تقدیر کی صورت
یارب نہ دکھا تو مجھے بے پیر کی صورت

کیا حسن ہو کیا رنگ ہے اشعار لقا مین
دیکھین شعرا شاہد تقریر کی صورت

غزل خاکسار فدا مولف رسالہ ہذا

چہرۂ مخدوم دیکھا چاہیے
جلوۂ مفہوم دیکھا چاہیے

جو دکھائے عشق صابر میں ہمیں
ہستی موہوم دیکھا چاہیے

چشم دل کب تک جمال پاک سے
رہتی ہے محروم دیکھا چاہیے

عاشق مخدوم کا ہو جستجو
نسخۂ منظوم دیکھا چاہیے

ماہ مولود آگیا کلیر چلو
عرس کی بھی دھوم دیکھا چاہیے

اسم مخدوم جہاں کہتا ہے خود
رتبہ موسوم دیکھا چاہیے

کبتک آتا ہے رخ اونکا دیکھکر
ہوش نامعلوم دیکھا چاہیے

ظلم سے فرقت کے یا صابر ہوں تنگ
جانب مظلوم دیکھا چاہیے

ابتدائے عشق سے ملتا ہے کیا
حصۂ مقسوم دیکھا چاہیے

کبتک اوس محبوب سے رکھتا ہے دور
مجکو بخت شوم دیکھا چاہیے

کردیا ہے عشق صابر نے فنا
خود کو اب معدوم دیکھا چاہیے

دفتر قسمت میں چہرہ ہجر کا
ہے اگر مرقوم دیکھا چاہیے

ہے اگر منظور دیدار خدا
جانب مخدوم دیکھا چاہیے

ناقیاموں کو بھی چشم لطف سے
دلبر قیوم دیکھا چاہیے

شوق دید نور حق میں اے فدا
رویت مخدوم دیکھا چاہیے

غزل حسین بھروچی

جب کرم حضرت فدا کا ہوگیا
عشق صابر دل میں پیدا ہوگیا

نام سنکر انکا غش آیا جب مجھے — لوگ کہہ اوٹھے اسے کیا ہو گیا
جان جائے اس سفر مین یا رہے — اب تو کلیر کا ارادا ہو گیا
شیخ کی صورت مین جب دیکھا اُنھین — لطف نظارے کا دونا ہو گیا
صابری ہو عاشق صابر ہو یہ — میرے ان ناموں کا چرچا ہو گیا
صیقل اسکی تہی توجہ پیر کی — پہر جلا آئینۂ دل کا ہو گیا
روضۂ کلیر سے جب آئی صبا — باغ دل میرا شگفتا ہو گیا
جلوۂ وحدت کو دیکھا بے حجاب — اب دوئی کا دور پردا ہو گیا
عشق کی آتش نے پھونکا جسم کو — خاک کا مین جلکے پتلا ہو گیا
محو نور حق میری آنکھین ہوئین — رو برو جب انکا چہرا ہو گیا

مین ہوا مخدوم سے واصل حبیبؔ
دلسے جب خادم فدا کا ہو گیا

غزل آثمؔ فیضپوری

کیا حضرت صابر کی بھی پر نور جبین ہے — شرمندہ جسے دیکھکے خورشید مبین ہے
جو شخص در حضرت صابر سے قرین ہے — ہم اوسکو سمجھتے ہین کہ وہ خلد نشین ہے
کیا حاجت تشریح کہ دل مظہر دین ہے — وہ صورت ایمان میرے پہلو مین مکین ہے
واعظ کو عبث خواہش فردوس برین ہے — بڑھکر چمن خلد سے کلیر کی زمین ہے
ہو یوسف کلیر کے مقابل نہین ممکن — ہر چند زلیخا ترا یوسف بھی حسین ہے
حیران ہون کہ مین چہرۂ صابر کو کہون کیا — خورشید درخشان ہے کہ وہ ماہ مبین ہے
ہو وصف اوس اولاد علی آل نبی کا — منہ اپنا نہین اور وہ زبان اپنی نہین ہے

اورنگ ولایت کا تو سلطان ہے زیبا | اقلیم کرامات ترے زیر نگین ہے
یارب در صابر پہ کہین میری جبین ہو | وہ کعبہ ایمان ہے میرا قبلہ دین ہے

اس آثم خستہ کو بھی کلیر مین بلا لو
صابر یہ تمنا ہے میری اور یہین ہے

غزل تحسین احمد آبادی

عشق صابر نہ دل سے کچھ کم ہو | یہی میرا رفیق و ہمدم ہو
نام صابر کا لب پہ ہر دم ہو | درد یہہ صبح و شام پیہم ہو
آپ چاہین تو فرح سے بدلین | لاکھ دل پر الم ہو اور غم ہو
زخم دل کی دعا ہے یا اللہ | لطف صابر کا میرا مرہم ہو
آپ آئینگے وہ تسلی کو | تو کہین آج چشم پر نم ہو
منکر خاندان صابر کا | کارخانہ تمام برہم ہو
عشق مخدوم گر ہو ہمراہ | روز کا ایک نیا مجھے غم ہو
بات بگڑی ہوئی بنے میری | لطف صابر علی جو ہمدم ہو
خنجر عشق کا شہید ہے یہہ | دھوم سے میرے دلکا ماتم ہو
تم ہو نور نگاہ چشم نبی ۲ | تم دل و جان غوث اعظم ہو

کیا ہو تحسین عازم کلیر
کسلئے آج شاد وخورم ہو

غزل بہار احمد آبادی

صابر مجھے بلا نہ بلا اختیار ہے | حال غم فراق میرا آشکار ہے

جن مین بشر مین انس مین یہ آشکار ہو
صابر خدا کا دوست ہو عالی وقار ہے

ہر رنگ مین عیان میرے مولا کا رنگ ہے
اس رنگ صابری کی نرالی بہار ہے

صابر علاؤ دین علی احمد ہو جنکا نام
مخدوم دو جہان ہو شہ نامدار ہے

بلواؤ جلد مجھکو قریب مزار پاک
جان لب پہ آن پہنچی ہو دل بیقرار ہے

جن مین ملک مین انس مین غلمان حور مین
وہ کون ہے جو تم پہ نہین جان نثار ہے

ابر کرم سے حضرت صابر کے ان دنون
دل مین ریاض چشت کی پھولی بہار ہے

صابر تمھارے نام مبارک پہ ہر گھڑی
قربان ہو میری جان میرا دل نثار ہے

کلیر کا درخت دیکھ لیا جسنے زاہدو
گلزار خلد اسکی نگاہون مین خار ہے

اللہ کا نور صورت صابر سے ہو عیان
اس آئینے مین جلوہ پروردگار ہے

آنکھین جو ہین لگی ہوئی کلیر کی راہ مین
یا صابر آپ ہی کا مجھے انتظار ہے

مین او بہار خادم مخدوم پاک ہون
کافی مجھے یہی شرف و افتخار ہے

غزل اعجاز بھڑوچی

اور کیا صبح و مسا کرتے ہین
نام صابر کا لیا کرتے ہین

یاد صابر مین رہا کرتے ہین
ہم یوہی ذکر خدا کرتے ہین

زلف صابر کی ثنا کرتے ہین
عقدۂ عشق کو وا کرتے ہین

عشق مولا مین مٹا کرتے ہین
اسطرح خود کو بقا کرتے ہین

آپکے شیفتہ کیا کرتے ہین
راتدن آہ و بکا کرتے ہین

آپ نظرون مین پھرا کرتے ہین
آپ آنکھون مین بسا کرتے ہین

آپ ہی جان جہان جان ہو کر
پہلو سے دل مین رہا کرتے ہین

زندہ دل ہوتے ہین دنیا مین وہی
جان جو صابر پہ فدا کرتے ہین

تشنۂ دید بھی اے خضر کہین
طلب آب بقا کرتے ہین

آپ مفلس کو بناتے ہین امیر
آپ سلطان کو گدا کرتے ہین

یہ رحیمی کہ خطاؤن کو مری
بخشتے جاتے ہین ہنسا کرتے ہین

حاسدان رہِ الفت غم سے
خاک جل جل کے ہوا کرتے ہین

صابری چشتی جو کہلاتے ہین
ق
عمر بھر مست رہا کرتے ہین

مفتی و قاضی کی سنتے ہی نہین
وجد مین راگ سنا کرتے ہین

ہم تو سو بار کہینگے واعظ
جو وہ کرتے ہین بجا کرتے ہین

کر دیا ہے جو غلام صابر
ویسے ہم شکر خدا کرتے ہین

جان و مال و جگر و دل اعجاز
ہم فدا پر ہی فدا کرتے ہین

خاکسار فدا مؤلف رسالۂ ہذا

مجھسا ہے فضل مین کوئی فاضل بڑھا ہوا
مین ہون کتاب الفت صابر پڑھا ہوا

ہمراہ قافلہ سوے کلیر چلا ہون مین
لیکن کئی قدم ہون ہراک سے بڑھا ہوا

صابر تمھارے بسمل شمشیر عشق نے
رگڑین وہ ایڑیان کہ زمین مین گڑھا ہوا

اس نظم کا تمھین بھی ہو کچھ علم واعظو
بے حرف و صوت علم ہے بندہ پڑھا ہوا

کیون مثل تیر دل ہدف امتحان ہو
ہے گوشۂ کمان محبت چڑھا ہوا

معیوب معصیت ہو نہین تم عیب پوش ہو
یا صابر اسطرف رہے دامن بڑھا ہوا

خلعت وہ دے کہ رشتہ و سوزن سے ہو لطف
ہو لفظ عشق عشق ہی صابر کڑھتا ہوا

گذری بھی ہے نگاہ سے تیری کتاب عشق
واعظ تجھے تو کہتی ہے خلقت پڑھا ہوا

بنکر غبار خاک در روضۂ حضور
مین اہو زمین تا بفلاک ہون چڑھتا ہوا

ہو اسکے مد کو جز نہ یارب کبھی نصیب
صابر کا بحر عشق ہے دلمین پڑھا ہوا

اے آنکھ دیکھہ صورت صابر ہی تو ہے
جو ہو فدا کے دامن دلبر کڑھتا ہوا

غزل محتاج ساوڈوی

در پہ صابر کے سر جھکائینگے
اپنا کعبہ اوسے بنائینگے

سر کے بل ساوڈیسے آونگا
آپ کلیر مین جب بلائینگے

کب نظر آئیگا تیرا روضہ
دلکے مقصود کب بر آئینگے

صابر پاک زلف دکھلا کر
مجھکو دیوانہ کب بنائینگے

چلکے کلیر جناب صابر سے
حال دل اپنا کہہ سنائینگے

ساوڈیسے غلام کو آقا
آپ کلیر مین کب بلائینگے

آپکی خاکپائے اقدس کو
سرمۂ چشم ہم بنائینگے

بھیجکر وہ نسیم کلیر کو
غنچۂ دل مرا کھلائینگے

کب پلا کر شراب وحدت کی
مست و بیخود مجھے بنائینگے

صابر پاک خواب مین مجھکو
روئے پرنور کب دکھائینگے

رشک جنت ہو کوچہ صابر
چلکے محتاج دیکھہ آئینگے

غزل نسیم احمد آبادی

خواب آئے الٰہی یہ مرے دیدۂ تر مین
جلوہ میرے صابر کا سما جائے نظر مین

پرتو میرے مخدوم کا ہو شمس و قمر مین
انکھوں مین کھبین کیون نہ جگہ پائین نظر مین

واصف ترے خواجہ ہوئے مداح ترے غوث
رتبہ ترا اعلیٰ ہو ہر اعلیٰ کی نظر مین

وہ نعمتین کلیر مین ہین صابر کی بدولت
جنتمین کی نہین ایک بھی رضوان ترے گھر مین

مخدوم کا ہو عشق میرا رہبر کامل
کچھ خضر کی حاجت نہین کلیر کے سفر مین

گنجینۂ عرفان سے غنی کیجئے مجھکو
خادم بھی رہے او میرے مخدوم نظر مین

صدقہ ترے ابدال کا مجھکو بھی بلالے
بیزار ہون ۔ ہے نہین زور مرے بازو و پر مین

کچھ کر نہین سکتی اوسے میزان قیامت
جو شخص تُلا ہے میرے صابر کی نظر مین

مجھکو در صابر کی گدائی ہو میسر
دولت نہین یون بھی تو بھری کچھ میرے گھر مین

دیوانہ ہین کیون مجھکو ستاتے ہین پریخوان
ہو گیسوئے مخدوم کا سودا میرے سر مین

یہ عرض نسیم پرحزین ہے یارب
صابر کا وظیفہ رہے کلیر کے سفر مین

غزل اخلاص

دعا بھرتی ہے یہ خدا سے
شرف دے مجھے صابر کے لقا سے

مجھے بھی دولت عرفان ملیگی
یہ ہے امید صابر کی عطا سے

ہمارا غنچۂ دل ہو رہا ہے
شگفتہ باغ کلیر کی صبا سے

میرا تن کا دسے کچھ کم نہین ہے
تیرا روضہ نہین کم کربلا سے

جو کلیر کے پانی کا ہون تشنہ
مجھے کیا کام ہو آب بقا سے

تیرے ملنے کی کرتا ہون دعائین
کرم سے ہجر کے تنکا بنا ہون
تمھین نے مجھکو یا صابر چھڑایا

ہمیشہ ای میرے صابرؔ خدا سے
اوڑا جاتا ہون کلیر کو ہوا سے
الم سے رنج سے غم سے بلا سے

زہے قسمت کہ سینے مین بھرا ہے
دل ای اخلاص صابر کی ولا سے

غزل تجل جلالپوری

گرد روضہ کے لگائے کیون نہ چکر آسمان
پست ہو تیرے مراتب سے نہ کیونکر آسمان
کرکے پیوند زمین مجبور کو مولا تیرے
کرتا ہے نظارہ ہر دم روضہ پرنور کا
مجھپہ ہے چشم عطائے صابر والا حشم
جام زرین کی جو خواہش آپکی مستونکو ہو
ایک سے اک خادم درگاہ صابرؔ ہین بزرگ
جب اُلٹتے ہین رخ پرنور سے مولا نقاب

ہو ور مخدوم صابر کا گدا گر آسمان
تو مہ بام ولایت ہو تر اور آسمان
ایک مدت تک رہا خاطر مکدر آسمان
گھو ملکر دیدے جھکاکر شوق ہو سر آسمان
کیون بدلتا ہے تو ناحق اپنے تیور آسمان
لیکر آئے ساغر مہر منور آسمان
جسطرح ہم دیکھتے ہین آسماپر آسمان
صورت آئینہ ہو جاتا ہے ششدر آسمان

ای تجل عمر بھر اسا تمند اوسکا رہون
لیچلے گر جانب پیران کلیر آسمان

غزل سید مزمل میان احسان بھڑوچی

مین ہون احسان غلام صابرؔ کا
ہمہ تن گوش بنگیا ہون مین

ورد میرا ہے نام صابر کا
سن رہا ہون کلام صابر کا

ولے آشفتہ جانے شیدا ہے
اک گروہ انام صابرؒ کا

محو اوصاف زلف و رخ ہو نہیں
ذکر ہے صبح و شام صابرؒ کا

ہو خلائق میں آج تک جاری
چشمۂ فیض عام صابرؒ کا

کیوں نہ ہو پاک دل میرا آباد
اسمیں ہو انتظام صابرؒ کا

خون رولاتا ہو لعل و مرجانکو
ہر لب لالہ فام صابرؒ کا

ہر مسلمان مطیع ہے ولے
ہر برہمن ہے رام صابر کا

مرشد پاک کہتے ہیں احسان
عشق دینا ہے کام صابر کا

غزل صفیر گونڈوی

دل میں ہے عشق عارض صابر بھرا ہوا
اور سر میں گیسوؤں کا ہے سودا اٹھا ہوا

منہ پر ہے خاک تن پہ ہو جامہ رنگا ہوا
حال انکے ہجر میں یہ میرا جو گیا ہوا

دیوانگی میں عشق کی توقیر بڑھ گئی
وحشت میں اور بھی مرا رتبہ سوا ہوا

روضہ پہ جا کے خاک پہ لوٹا میں گھڑی
ارمان پکار اولے میں پورا ہوا ہوا

میں ہوں مزار حضرت صابر کو سامنے
نقشہ ہے خلد کا میرے آگے دھرا ہوا

اے چشم لطف شاہ ادھر بھی ہو اک نظر
مدت سے ہو نہیں بستر غم پہ پڑا ہوا

وقت مدد ہے کیجے مدد یا علاؤ دین
فوج الم میں کشور دل ہو گھرا ہوا

یاد آگیا جہاں مجھے روضہ حضور کا
پہلو سے دل نکلکے وہیں اٹھ کھڑا ہوا

شوق مزار حضرت صابر تو دیکھیے
پیچھے میں ہوں ہو دل میرا آگے بڑھا ہوا

اک وہ بھی ہو کہ روضۂ صابر کے پاس ہے
اک میں بھی ہوں کہ دور ہوں کوسوں پڑا ہوا

دل سے صغیر خادم مخدوم پاک ہے
گو دور ہے وہانسے ہوا بھی تو کیا ہوا

خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

یہ جان تجھپہ صابر فدا کر چکے ہین
فنا مین حصولِ بقا کر چکے ہین

ہم اپنی خودی کو فنا کر چکے ہین
تیرے عشق مین کام کیا کر چکے ہین

لب قدرت حق ہین گویا ہر اک سے
کہ صابر کو حاجت روا کر چکے ہین

اُسی سے اوسی کو تو ہم چاہتے ہین
یہی مدتون التجا کر چکے ہین

تجلائے وحدت تماشائے کثرت
یہ جھگڑے تو کلیر ہی جا کر چکے ہین

جبین رکھ چکے ہین سرِ باب مولے
غلامی کا حق ہم ادا کر چکے ہین

تیرا امتحان بارہا درد و غم مین
مسیحائے معجز نما کر چکے ہین

نہ پائی فضائے گلستان کلیر
بہت سیرِ خلد ای صبا کر چکے ہین

ہین مست الست اور اس میکدہ مین
وفا قولِ قالوا بلےٰ کر چکے ہین

عیان کیون نہو دل مین صابر کی صورت
کہ اس آئینے کی جلا کر چکے ہین

تو وہ ذی مراتب ہے سلطان کلیر
تیرا وصف غوث الوریٰ کر چکے ہین

وہی تو ہین روشن ضمیر و ثمین و اختل
جو نظارۂ مہ لقا کر چکے ہین

لہ الحمد سمجھتا ہون یہ اونکے منہ سے
ہم اپنا تجھے اے فدا کر چکے ہین

غزل سائل

مجھسے ملنے قبلہ گاہ معتقدی آنیکو ہے
میرے گھر وہ پیشوائے صابری آنیکو ہے

ہوکے صابر مین فنا کچھ اور ہین کہنی کو ہون
مجھکو میرے حال پر اے دل ہنسی آنیکو ہے

جلوہ گر ہونیکو ہو فرزند غوث پاک پھر
پھر مجھے اے حضرت موسیٰ اغشی آنیکو ہے

لطف صابر سے مجھے ملنے کو ہو اورنگ نظم
میرے ہی قبضے مین ملک شاعری آنیکو ہے

تاب نظارہ رخ صابر کا گو مجھکو نہین
میری آنکھونمین بصارت قدرتی آنیکو ہے

ہوگا پھر خوش قسمتونکو عرس مین جانا نصیب
تیرہوین تاریخ پھر مولوی آنیکو ہے

اے در صابر جھکا لینا سر اوسکا جذب سے
کوئی حاجتمند ہوکر ملتجی آنیکو ہے

اس تیری چشم کرم کے لطف صابر مین نثار
بر میری ہر ایک امید ولی آنیکو ہے

ہجر صابر کا بدل ہوتا ہے سایل وصل ہو
وہ ابھی جانے کو ہو اور یہ ابھی آنیکو ہے

غزل سید محمود میان ادا

پانوُن گر تربت علاؤالدین
مین کرون خدمت علاؤالدین

جن و انسانمین حور و غلمانمین
ہوتی ہے عظمت علاؤالدین

ہین سلاطین بھی دیکھکر حیران
صولت و شوکت علاؤالدین

ہر اقلیم دل ہے شکر خدا
قبضۂ قدرت علاؤالدین

گر پڑا پا تینتی عشق آ لی
دیکھکر تربت علاؤالدین

اے زلیخا نہین ہے یوسف مین
خوبی صورت علاؤالدین

وہ زمین کیون نہ رشک جنت ہو
ہے جہان تربت علاؤالدین

سر ہر صابری پہ ہے زاہد
دامن شفقت علاؤالدین

ہوگئی اے ادا غشی طاری
دیکھکر صورت علاؤالدین

غزل مسکین بھڑوچی

جانسے دلسے ہون مسکین مین فدائے صابر
کیون نہو لب پہ میرے وصف وثنائے صابر

کونسا دل ہی نہین جسمین ولائے صابر
کونسا لب ہی نہین جس پہ ثنائے صابر

پھر مجھے وادی کلیر مین بلائے صابر
پھر مجھے نزہت فردوس دکھائے صابر

چومتے ہین جسے عشاق سر فرش زمین
ای فلک ہے وہی نقش کف پائے صابر

آرزو دیدہ و دل کی میرے یارب ہے یہی
خواب مین چہرۂ پر نور دکھائے صابر

شوق دیدار لیے ہو میری آنکھو نکو
خواب مین مجھکو الہی نظر آئے صابر

آرزو ہے یہی مسکین کی برائے خواجہ
در اقدس پہ مجھے اب تو بلائے صابر

غزل تحسین احمد آبادی

رہین کیون نہ ہم سر جھکائے ہوئے
کہ صابر ہین مجلس مین آئے ہوئے

گھٹین کیا تمھارے بڑھائے ہوئے
بڑھین کیا تمھارے گھٹائے ہوئے

چلے ہین وہ پیران کلیر کی سمت
جو عاشق ہین اونکے بلائے ہوئے

کسی کے جہانمین ہون محتاج کیا
سخی کی ہین دہلیز پائے ہوئے

کرم اور بھی ہو کہ مدت ہوئی
شراب محبت پلائے ہوئے

فلک کے بگاڑے سے بگڑینگے کیا
کہ صابر کے ہم ہین بنائے ہوئے

سوا اللہ کی یاد ای عشق ہے ہم
بھلائے ہوئے ہین بھلائے ہوئے

یہ جلوے رخ پاک صابر کے ہین
جو ہین چشم و دل مین سمائے ہوئے

زہے بخت تحسین بھی سوئے عدم
چلے عشق کا داغ کھائے ہوئے

غزل نسیم احمد آبادی

لب پر جو وصف صابر عالی وقار ہے
میرے کلام پر مجھے خود افتخار ہے

صابر کا روضہ خلق مین وہ پر بہار ہے
جسکی فضا سے باغ جنان شرمسار ہے

سر مین شراب الفت شہ کا خمار ہے
کلیر کی رہ مین چال بھی مستانہ وار ہے

روز ازل مین عالم ارواح نے کہا
صابر خدا کا دوست ہو عالی وقار ہے

ہو وہ آئینے مین شمس و قمر آپکے حضور
اور آسمان آپ کا آئینہ دار ہے

پیشینگوئیون سے عیان خلق مین ہوا
خالق کا راز آپ پہ سب آشکار ہے

دل منکرونکے کانپ گئے اونکے روبرو
کیا رعب کیا جلال شہ نامدار ہے

جوش جنون نے گھر سے نکالا ہی پھر مجھے
پھر مین ہون اور آمد فصل بہار ہے

مژدہ یہ کوئی آکے سنائے مجھے نسیم
صابر کے خادمونمین تیرا بھی شمار ہے

غزل خاکسار فدا مؤلف رسالہ ہذا

لبون پر نام صابر کا روان ہو
وظیفہ خوب ہی ورد زبان ہے

ادب کا ای قلم موقع بیان ہے
کرو وصف آل شاہ دو جہان ہے

زمین پر آپ کا فرمان روان ہے
مطیع حکم صابر آسمان ہے

بتا ای آسمان کلیر کہان ہے
کہان وہ روضہ عرش آستان ہے

حقیقت کا میرا دل گلستان ہے
زبان عرفان کا مرغ نغمہ خوان ہے

ستاتی ہے مجھے فرقت خبر لے
فرید الدین کے پیارے تو کہان ہے

سر شاخ گل وحدت ازل سے
ہمارے مرغ دلکا آشیان ہے

خدا ملنے کی باتین اور ہی ہین
ریائی زہد زاہد رایگان ہے
کوئی پیاسا نہین رہتا ہی محروم
وہ دریا فیض صابر کا روان ہے
علاؤ الدین علی احمد کے رخ سے
تجلی نور حق کی ضو فشان ہے
دل ماہ فلک مین داغ کیسا
کسی کی شمع مرقد کا دھوان ہے
یقین سے ہو نہین آزاد سو اللہ
دل زاہد گرفتار گمان ہے
تیری بزم سماع پاک صابر
تواجد خیز جان صوفیان ہے
غذائے عشق ہے صرف لڑا ضمع
در صابر پہ جو دل میہمان ہے

یقین ہے اے فدا ہی صابر اپنا
مقام لاتعین مین مکان ہے

غزل بہار احمد آبادی

حب حق حب نبی صابر تیری الفت مین ہے
جو مزا کلیر مین ہے وہ لطف کب جنت مین ہے
یا علاؤ الدین ضیائے حق تیری صورت مین ہے
شان محبوب الٰہی خلق مین سیرت مین ہے
یا علاؤ الدین وہ حسن و ضو تری صورت مین ہے
جسکے نظارے سے روئے آئینہ حیرت مین ہے
بڑھکے اکثر اولیاء سے ذات مخدوم علے
مرتبہ مین حسن مین اعجاز مین شہرت مین ہے
یا علاؤ الدین علی احمد دکھا دیجے جھلک
چشم حیران آرزوئے دید کی حسرت مین ہے
کیون نہ ہوگا بلبل گلزار جنت شیفتہ
غنچۂ دل عاشق مخدوم کا نزہت مین ہے
اے نگاہ لطف صابر جلد پردے سے نکل
جان نکلی ہے اُدھر اور تو ادھر خلوت مین ہے
صابری کہلاؤ نہین اور در بدر بھٹکا کرون ق
گر میرے صابر یہی لکھا میری قسمت مین ہے
کیجیے بہر نبی بہر علی میری مدد
التجا شام و سحر یہ آپکی خدمت مین ہے

کہہ رہی ہے صاف خود رحمت خدا کی واعظو
ہر غلام صابر حق سایۂ رحمت مین ہے

باغ عالم مین بہار روئے صابر سے بہار
ہر گل و غنچہ نئی نکہت نئی نزہت مین ہے

غزل سید مزمل میان احسان ہرچی

پھرا جو آکے عرش آستان سے
رہا محروم وہ باغ جنان سے

ترقی عشق کی ہوتی ہو دل مین
نکلتا جب ہو یا صابر زبان سے

مزاج خادم مخدوم والا
نہین ملتا سلاطین جہان سے

ثنائے گوہر دندان صابر
اوا ہو گی زبان درفشان سے

لوچہ اللہ ادھر بھی کوئی چھینٹا
تمہارے چشمۂ فیض روان سے

ہے گلگشت صحن باغ کلیر
صبا آتی ہے گلزار جنان سے

یہان ہے بزم عرس صابر پاک
ملایک کیون نہ اترین آسمان سے

میسر ہو وہ دن یا شاہ کلیر
کہ رگڑون مین جبین کو آستان سے

پلایا جام وہ مرشد نے احسان
کہ بیخود ہو گئے ہم دو جہان سے

غزل اعجاز ہرچی

تجلی رخ صابر ہوئی عیان کیسی
ہین چھائین چاند کے چہرے پہ چھائیان کیسی

ہوئی ہے صابری آتش شرر فشان کیسی
رہی ہین بارہ برس جلتے بستیان کیسی

چھلکا چھلکا مرے ساقی رو کھائیان کیسی
لنڈھا لنڈھا خم پہ مے صراحیان کیسی

بہار عشق ہو مست الست جھومتو ہین
کرم کی چھائی ہین گردو نہ بدلیان کیسی

پئے نثار رخ پر ضیائے صابر پر — تڑپ رہی ہیں یہ آنکھوں میں پتلیاں کیسی

فضا پہ زخم جگر ہے ہیں عشق صابر کے — ہمارے جسم پہ پھولونکی بدھیاں کیسی

تمہارے زلف کے سودے میں یا علی احمد — اڑا ہیں دامن وحشت کی دھجیاں کیسی

ہرے ہرے ہیں شجر ہیں فضا پہ غنچہ وگل — ریاض جنت میں ای باغیو خزاں کیسی

تمہارے جلوۂ دندان سے مسکرانے میں — گرین ہیں خرمن حسرت پہ بجلیاں کیسی

الٰہی کسکی محبت میں پھنک رہا ہے دل — جگر میں سینہ میں یہ سوزش نہاں کیسی

ضرور مجھکو ہے صابر نے یاد فرمایا — وگرنہ آ ہیں دم نزع ہچکیاں کیسی

ہزاروں لیلئے دل اک نگاہ میں اعجاز
فدا کی چشم میں ہیں دلربائیاں کیسی

غزل نسیم احمد آبادی

دل سوئے کلیر رواں ہونیکو ہے — روح تن میں شادماں ہونیکو ہے

ہجر آنیکو ہے یا صابر ترا — مجھپہ ظلم آسماں ہونیکو ہے

لائے تشریف یا احمد علی — آپ پر قرباں جاں ہونیکو ہے

ہے تنائے عارض صابر کا عزم — وادمان گلستاں ہونیکو ہے

پرتو افگن آپ کا رخ ہو ادھر — مہر کا زیر گماں ہونیکو ہے

تیرھوین مولود کی ہو عرس ہے — میرے گھر وہ میہماں ہونیکو ہے

صبح ہونیکو ہے ظاہر داغ عشق — نیر اعظم عیاں ہونیکو ہے

عشق میں ہونیکو ہے بندہ فنا — لطف عمر جاوداں ہونیکو ہے

یاد آیا روضۂ صابر نسیم — سوئے کلیر دل رواں ہونیکو ہے

غزل تحسین احمد آبادی

نظرے کب وہ فروغ قمر کو دیکھتے ہین
جو رات روے تہ خوش سیر کو دیکھتے ہین

ہوا نہ بزم مین قابل جو سلکے ذکر اونکا
نگاہ غیظ سے ہم اوس بشر کو دیکھتے ہین

جو اوڑ کر جانیکا وصیان آیا باغ کلیر کو
تو بلبل دل بے بال و پر کو دیکھتے ہین

فزون وہ دلمین ہین انوار عشق عارض شہ
کہ مہر و مہ سے میرے داغ جگر کو دیکھتے ہین

وہ کیسے ہوتے ہین نازان وہ جبین سائی
در حضور پہ جو اپنے سر کو دیکھتے ہین

ترقیون پہ ہو صابر کا عشق خیر انجام
یہ مبتدا ہے مگر ہم خبر کو دیکھتے ہین

انھین کے نور مین تحسین جو اہل بینش ہین
جمال حسن خدا ہے بشر کو دیکھتے ہین

خاکسار فدا مولف رسالہ ہذا

سوا کیون غم نہو قلب حزین سے
صبا آئی ہو کلیر کی زمین سے

تیرا رشتہ ہو غوث العالمین سے
تیرا ناتا ہے ختم المرسلین سے

یہ غل سنتا ہون صابر کی زمین سے
ہوائے عشق چلتی ہے یہین سے

نظر جب آگیا کلیر یہین سے
اوٹھا دل باغ فردوس برین سے

نہو گا دور نقش نام صابر
قیامت تک میرے دل کے نگین سے

نہو اچھا مریض عشق یارب
علاج عیسیٰ گردون نشین سے

تمہارے عاشقونکی شہرتین ہین
ثریا تک ثری کی سرزمین سے

خدا کا نور اور جلوہ نبی کا
عیان ہے میرے صابر کی جبین سے

فضا مین رنگ مین صابر کا روضہ
فزون ہو گلشن خلد برین سے

ہے خواجہ میرا بھی حال کہنا
جو پوچھا مین نے حال حسن صابر
یہی صورت تو کچھ ملتی ہوئی ہے
عیان ہے خون اشک فرقت
طفیل حضرت صابر ہوا ہون

فرید الدین تمہارے نازنین سے
تو نکلا یہ زبان بر حسین سے
جمال و حسن صورت آفرین سے
گریبان قبا سے آستین سے
بحمد اللہ مین اہل یقین سے

ق

فنا صابر مین ہو جائے فدا بھی
یہی ہے عرض رب العالمین سے

غزل بہار احمد آبادی

اس چشم تمنا کو نہ کلیر نظر آیا
مدت سے نہ وہ لوبہ کا منظر نظر آیا
پھر خاتمہ مجھکو مرا بہتر نظر آیا
احوال میرا جب مجھے ابتر نظر آیا
چہرہ میرے صابر کا رخ پاک علی کا
مین میوۂ شاخ شجر خلد کو بھولا
جس آنکھ نے دیکھا میرے مخدوم کا جلوہ
ای چشم تمنا تیری امید بر آئی
کب چین ہو فردوس مین مخدوم دو عالم
جب صورت مرشد کا بندھا مجکو تصور
شاید کہ بہار ابر کرم انکا برسا

صابر علی احمد نہ تیرا در نظر آیا
رویا مین نہ او نکا رخ انور نظر آیا
سنگ در صابر پہ میرا سر نظر آیا
مخدوم میرا میری مدد پر نظر آیا
صورت مین شباہت مین برابر نظر آیا
جب آپکے در کا مجھے گوہر نظر آیا
جس سمت نظر کی وہی منظر نظر آیا
دل شاد ہوا جب مجھے کلیر نظر آیا
جنت سے سوا مجھکو ترا گھر نظر آیا
نقشہ رخ صابر کا برابر نظر آیا
امید کا خندان جو گل تر نظر آیا

غزل سید محمود میان اداء بھڑوچی

جسکو یا صابر تیری الفت نہین
اسکی اہل ہشت مین عزت نہین

تو ہے آل رحمۃ للعالمین
کب ہمارے حق مین تو رحمت نہین

گر قبول لرفتد زہے عز و شرف
گو یہ مدحت قابل وقعت نہین

حضرت صابر کو وہ چاہیگا کیا
غوث و خواجہ سے جسے الفت نہین

روئے صابر کے برابر ہو سکے
تیری اے خورشید یہ صورت نہین

عرش اعظم ہو نہین ہے وہ ضریح
نور کا بکہ ہے وہ تربت نہین

اے ادا وہ کونسا ہے صابری
جسکو کلیر جانے کی حسرت نہین

غزل انس بھڑوچی

نکلکر جان پس مردن علاؤالدین علی احمد
کرے کلیر ہی مین مدفن علاؤالدین علی احمد

جو ہو مرقد مین اک روزن علاؤالدین علی احمد
ترا دیکھون رخ روشن علاؤالدین علی احمد

خیال زلف کی الجھن علاؤالدین علی احمد
پھرا تی ہے مجھے بن بن علاؤالدین علی احمد

لگا دی قلب مین سوز دروں نے آگ فرقت مین
میرا سینہ بنا گلخن علاؤالدین علی احمد

دکھا مین آپ گر شان جلال اپنا عنایت سے
پگھلکر موم ہو آہن علاؤالدین علی احمد

خدا نے جب کیا مالک تمھین اپنی خزانے کا
مجھے عرفان کا دو مخزن علاؤالدین علی احمد

یہی ارمان ہے دلکا یہی ہے آرزو دل کی
تیرے کوچہ مین ہو مسکن علاؤالدین علی احمد

سر تسلیم خم ہے آسمان کا آپکے در پر
جھکاؤن کیون نہ مین گردن علاؤالدین علی احمد

گل مقصد سے جبتک میرا دامن بھر نہ جائیگا
نہ چھوڑونگا ترا دامن علاؤالدین علی احمد

برستی ہین برابر دونون آنکھین تیری فرقت / ہو اک بھادون ہو اک ساون علاؤالدین علی احمد
درین فصل خزان وصف رخ گلگون تو گفتم / دلم شد پر فضا گلشن علاؤالدین علی احمد
تیرے در کو ہر اک مظلوم اور مجبور کہتا ہے / یہ ہو ملجا یہ ہو مامن علاؤالدین علی احمد
نکہر اوٹھے گل داغ محبت انس کے دلمین / بنا ہے سینہ اک گلشن علاؤالدین علی احمد

غزل چشتی جاوری

یا الہی یہ تمنا ہو کہ آئے صابر / میرے سینہ مین میرے دلمین سمائے صابر
نشۂ بادۂ وحدت سو چھکائے صابر / جام عرفان مجھے بھر بھر کے پلائے صابر
میرے منہ سو جو نکلتی ہو ثنائے صابر / ان مضامین کو سمجھتا ہون عطائے صابر
آنکھ پر ڈالا کرشمہ نے غضب کا جادو / چھینے لیتی ہو میرے دلکو ادائے صابر
یا الہی یہ تمنا ہو کہ سوئے کلیر / کھینچے مجھکو کشش شوق لقائے صابر
آپ کا عشق سما جائے میرے سینہ مین / یا الہی ہو فزون دلمین ولائے صابر
ہجر سوتا ہو جو کلیر سے فلک کہتے ہین / یاد آتی ہو مجھے مہر و وفائے صابر
خوب مصرع شہ کلیر نے یہ فرمایا ہو / للہ الحمد کہ جنت ہو برائے صابر
پتلیان ڈھونڈھتی ہین میرے علاؤالدین کو / گوش مشتاق ہین سننے کو صدائے صابر
چشتی دی جنکو بصارت یہ بیان ہو انکا / ایکسان پائے بقا اور فنائے صابر
ٹپکے دلمین محبت میری یا تنگ تر بجائے / مین جو روٹھون مجھو منت سے منائے صابر
اے فدا آپ پہ کیا رنگ چڑھا صابر کا / کہ نہین سوجھتا کچھ تمکو سوائے صابر
یہ گذارش میری تجھسے ہو مجیب الدعوات / کہ پذیرا ہو میرے حق مین دعائے صابر
چشتی یہ مصرع رنگین علاؤالدین ہو / حقنے مخصوص کیا صبر برائے صابر

تاریخ نتیجۂ فکر جناب منشی محمد یعقوب صاحب صادر صوفی الرفاعی سکریٹری انجمن اخوان المتفقہ

آب و تاب شرف سعی فدا صاحب سے — ہوگے مطبوع جو یہ دفتر النور نکلا
سال تاریخ مین لکہے یہ لکہا صادر نے — صابر پاک کی توصیف کا نیّر نکلا

تاریخ طبع از خاکسار مہتمم رسالہ ہذا

للہ الحمد آج وہ نسخہ چہپا ہے — کہ جسمین ہی ثنائے صابر پاک
ہے ریاض صابری سے نام و تاریخ — عیان ہے اے فدائے صابر پاک

خاتمۃ الطبع

بعد الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد ز پس پردۂ امید پدید

بعد حمد رب العالمین و نعت سید المرسلین و منقبت آل مطہرین و اصحاب منتخبین و اولیای دین ضمایر ناظرین پر واضح ہو کہ مؤلف رسالہ ہذا کو ایک عرصہ دراز سے شوق طبع نظم ہذا تہا مگر کل امر مرہون باوقاتہا کی مصداق مدتون ناکامیاب رہا۔ ایک جو تقریباً شہر سورت کو جانیکا اتفاق ہوا تو عاشق پیران طریقت شیدائے عارفان با حقیقت نیک طینت ملک سیرت جناب منشی محمد جمال الدین صاحب قادری چشتی صابری قدوسی قلندری خلف منشی محمد حیات صاحب مرحوم نے عین گفتگو مین ذکر طبع کتاب ہذا چہیڑا اور بصدق دلی تاکید زبانی و تائید مالی سے پیش آئے جزاہ اللہ احسن الجزا غرضکہ مہتمم کار طبع مین مصروف ہوا اکثر احباب طریقت تائید کلام سے زینت بخش رسالہ ہوئے زید اللہ عشقہم غرضکہ بتاریخ ۱۰ ماہ ذیحجۃ الحرام ۱۳۱۴ھ کو یہ رسالہ حلیہ طبع سے آراستہ و زیور صحت سے پیراستہ ہو کر صورت محبوب دل آرا مقبول نگاہ دیدۂ اولو الابصار ہوا۔ ناظرین باریک بین سے امید اصلاح و مستوری عیوب ہے چو بینی پسند آید ت از ہزار یکی بر دری کہ دست از تعنت بدار۔ بمصداق آیۂ کریمہ واذا مروا باللغو مروا کراما اور مہتمم و ناظم و معاون و قاری و سامع کو دعای خیر سے یاد فرما مین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین وبارک وسلم

اشتہار

الحمد للہ والمنہ کہ ہمارے دفتر سے عرصہ دس سال گذرا کہ ایک رسالہ ماہی موسوم **گلدستہ منشور شفاعت** ہر ماہ قمری کی ستم کو برآمد ہوتا ہے اور اسمین غزلیات طرح وغیر طرح ہوتی ہین یہ رسالہ نعتیہ قابل دید ہے قیمت سالانہ معہ خرچ ڈاک عام سے اکروپیہ اور خاص جو عنایت کرین نمونہ کا پرچہ صرف ۲؍ **گلدستہ منشور شفاعت** جلد اول ناتمام قیمت (۱۰) ایضاً جلد ثانی کامل قیمت (۱۲) جلد ثالث ۱۲؍ جلد رابع ۱۲؍ جلد خامس ۱۲؍ جلد سادس ۱۲؍ جلد سابع ۱۲؍ جلد ثامن ۱۲؍ یہ جلدین نہایت خوبی کے ساتھ طبع ہوئی ہین۔ **دیوان بہار** اس کتاب مین ابتدا سے انتہا تک قصاید نعت سرور کائنات ہین اور نہایت عمدہ کلام ہے پورا پورا محاورہ دیوان قابل دید ہے قیمت ۵؍ **وسیلۂ بخشش** اسمین قصاید ثنای حبیب حق ہین جملہ اشعار مملو بہ نعت مطلق ہین قیمت ۴؍ **منقبت چشتیہ** اس رسالہ مین حضور خواجہ غریب نواز کے اوصاف مین غزلین ہین عجب کلام وجد انگیز ہے **مخزن خواجہ** یہ رسالہ بھی بطرز اول ہے قیمت ۲؍ **گنجینۂ بے نظیر** جناب غوث الاعظم کے اوصاف مین نایاب رسالہ ہے قیمت ۲؍ **حال غازی کربلا** نام ہی خود گویا ہے کہ مین جناب حسین رضی اللہ عنہ کی شجاعت و شہادت کا مظہر ہون **خیابان رحمت** رنگین بیانی جناب صفیر سے یہ گلستان سرسبز ہے اور نعت حضرت سے بھرا **کیفیت معرفت** اکثر بزرگان چشت و قادریہ کے اوصاف مین یہ رسالہ نظم ہے **گل بانگ پنجاب** اوم جناب چشتی جالندھری نے نعت کے رنگ مین سہرا لکھا ہے یہ مصنف ہی کا حصہ تھا **تحفۂ خیریہ** مجموعہ نعت کے قصاید سے مملو ہے جسکا ہر شعر عاشقان حضرت صلعم کے دلونمین سوسو طرح سے چٹکیان لیتا ہے شیفتگان سرور کونین منگاکر دیکھیں قیمت ۸؍ **دفتر برکات المعروف بہ مناقب خواجہ** ہیچ بو ہر چہ نصیب ہم میرسد آجتک الف سے تا یا دیوان نظم بشان ولایت بنیان حضرت شہنشاہ ہند غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی مین نظر سے نہین گذرا یہ شرف خداوند جلیل نے اس دفتری کو مرحمت فرمایا لطف یہ کہ اکثر شعرا کا کلام محبت آمیز نظم عشق انگیز معہ مخمسات و مسدسات مطبوع ہوا ہے تغافل خریداری باعث حسرت ہے فی نسخہ ۴؍ **نغمات اقدس**

دیوان سایل المشتہر سید فقیر محمد فدا حسین چشتی۔ بمبئی بھنڈی بازار بزم چشتیہ